تصریحات

پاکستان کے سربراہ جنرل محمد ضیاء الحق ہماری دانست میں نہایت شریف آدمی ہیں ۔ اور بظاہر اسلام کے علمبردار اور دینی اقدار کے فروغ کے حامی ہیں اللہ پاک انہیں اسلامی نظام کے نفاذ کی توفیق عطاء فرمائے ۔ ہماری دعائیں ان کے ساتھ ہیں لیکن جب ہم ان کا یمین ولیسار دیکھتے ہیں تو اس سے ہماری حسن ظنی خاصی مجروح ہوتی ہے ۔ صورتِ حال کچھ ایسی ہے ۔ واقعات و شواہد اس انداز کے ہیں ملکی سیاسیات کا نشیب و فراز کچھ اس ڈھب سے چل رہا ہے کہ ایک راسخ العقیدہ حساس مسلمان بہت پریشان ہو جاتا ہے ۔ اور اس کا حساس دل مایوسی کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبتا دکھائی دیتا ہے گزشتہ سال کے اواخر میں جناب جنرل محمد ضیاء الحق نے ۱۹ دسمبر کے ریفرینڈم کے لیے ملک گیر، برق رفتار دوروں کا پروگرام مرتب کیا، صوبہ پنجاب کے دورے کا آغاز ساہیوال سے کیا گیا اور اختتام لاہور پر کیا گیا۔ صدر صاحب نے ساہیوال میں اپنے خطاب میں کچھ ایسے اعتقادات کا اظہار کیا جس کا توحید اور خالص اسلام سے نہ صرف تعلق نہیں ہے۔ بلکہ توحید اور اسلام کے تقاضے اس کے بالکل برعکس ہیں۔ صدر صاحب نے ساہیوال کے خطاب میں قبر پرستوں کو خوش کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے اپنے پنجاب کے دورے کا آغاز حضرت گنج شکر کی نگری سے کیا ہے۔ اور اس کا اختتام داتا کی نگری پر کروں گا۔ صدر محترم ! آپ کا یہ ارشاد انتخابی نعرہ تو ہو سکتا ہے۔ لیکن راسخ العقیدہ مسلمان ایسی پیش پا افتادہ اور توحید خالص کے خلاف بات ہرگز نہیں کر سکتا ۔ تعجب ہے آپ سال میں کئی بار مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ تشریف لے جاتے ہیں ۔ اور سعودی سربراہ خاندان سے بھی آپ کے بڑے مراسم ہیں ۔ ہمارے خیال میں توحید کے موضوع پر آپ کا مطالعہ خاصا وسیع ہوگا لیکن ایسی غیر توحیدی بات ایک سچے پکے توحید پرست مسلمان کے شایانِ شان نہیں ۔ اور سچی بات یہ ہے کہ گنج بخش بھی اللہ کی ذات ہے اور داتا بھی خدا تعالیٰ کی ذات ہے کیا صدر صاحب اس بات کی وضاحت فرمائیں گے کہ اللہ کے ماسوا، اللہ کے فوت شدہ بندوں کو گنج بخش اور داتا کہنا شرعاً جائز ہے ؟ ہم مجلس شوریٰ کے اہلحدیث اور دیوبندیوں نامزد علماء کرام سے یہ پوچھنے میں یقیناً حق بجانب ہوں گے کہ اس باب میں آپ نے اپنی اپنی ذمہ داریاں

کو کیوں محسوس نہیں کیا؟

جناب صدر نے ۱۲ر جنوری کو انتخابات کا ٹائم ٹیبل اور قواعد و ضوابط کا ذکر اپنی تقریر میں فرمایا اور قواعد و ضوابط سے پہلے جناب صدر نے اپنی تقریر کے دوران یہ مژدۂ جانفزا سنایا کہ پاکستان ہم رجعت پسند مذہبی ریاست نہیں بلکہ جدید جمہوری اور اسلامی ریاست بنانا چاہتے ہیں۔ کیا صدر اپنے کسی بیان میں اس بات کی وضاحت کریں گے جدید جمہوری اسلامی ریاست سے ان کی کیا مراد ہے اور ان کے نزدیک رجعت پسندی کا کیا مفہوم ہے؟ کیا وہ یہ بھی بتائیں گے کہ اسلام کا رجعت پسندی کا دور کونسا ہے کیونکہ موجودہ دور تو ماڈرن دور ہے ہمیں تاریخ تو یہ بتاتی ہے کہ اسلام کا سنہری دور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد خلافت راشدہ کا دور ہے۔ خلافِ راشدہ کے دور کی خصوصیات میں یہ نمایاں تھا کہ مظلوم کو انصاف ملتا، ظلم کی بیخ کنی ہوتی۔ ملک میں امن وامان سکون و شرافت کا دور دورہ تھا۔ بھوکے کو روٹی ملتی تھی عزت و آبرو کا پورا پورا تحفظ تھا تجارت و زراعت پر کوئی ناروا پابندیاں نہیں تھیں۔ شہری حقوق سب کو یکساں حاصل تھے۔ اظہارِ رائے کی پوری پوری آزادی تھی، خلیفۂ وقت پر برسرِ عام گرفت ہو سکتی تھی۔ عشر و زکوٰۃ کا صحیح نظام قائم تھا۔ اسلامی غیرت دینی حمیت کا تحفظ تھا۔ شراب و زنا کا وجود ختم کر دیا گیا تھا۔ قتل و غارت چوری ڈکیتی نام کی کوئی چیز وہاں موجود نہ تھی۔ فکری آزادی پر کوئی قدغن نہ تھی۔ حکمران کسی بہانے پر اپنے مخالفوں کو ڈرایا، دھمکایا یا دبایا نہیں کرتے تھے۔ اسلام کا یہی وہ دور ہے جس پر جتنا فخر کیا جائے کم ہے۔ باقی ادوار کو امویوں عباسیوں، فاطمیوں، عثمانیوں، سلجوقیوں، تیموریوں، لودھیوں، غزنویوں، مغلوں کا دور تو کہا جا سکتا ہے لیکن انہیں ہرگز ہرگز اسلامی دور نہیں کہا جا سکتا۔ خدا کرے آپ خلافتِ راشدہ ایسی حکمرانی قائم کر سکیں اگر رجعت پسندی کی پھبتی سے محض بے دین عناصر یا یورپ زدہ افراد و اشخاص کو خوش کرنا ہے تو کم از کم آپ ایسی عظیم اور ملک کی سب سے بڑی شخصیت کو یہ زیب نہیں دیتا کہ اسلام پر مذہبی رجعت پسندی کا لیبل لگائیں۔ ماڈرن اسلام سے آپ کی کیا مراد ہے؟ اس کی بھی وضاحت ہونی چاہیے۔ اسلام ایسے ضوابط کا نام ہے۔ جن میں کسی کو تغیر و تبدل کا حق نہیں پہنچتا۔ اللہ تعالےٰ نے اسمیں وہ خصوصیات سمو دی ہیں جو تاریخ کے ہر دور میں انسانیت کی صحیح راہنمائی کر سکتی ہیں اور موجودہ دنیا کے عصری اور حضری تقاضوں سے نہایت کامیاب طریق پر عہدہ برآ ہو سکتی ہے۔ اسلام میں کسی قسم کی کوئی دقیانوسیت نہیں ہے اور نہ ہی اسلام کسی تجدد اور جدت کو گوارا کرتا ہے۔ اللہ پاک نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی پر اسلام اور اسلامی نظام کی تکمیل فرما دی ہے۔ آپ اس میں کونسی جدتیں پیدا کرنا چاہتے

ہیں یا ماڈرن کہہ کر غیر مسلم عوام کو خوش کرنا چاہتے ہیں ۔ اس کے بارہ میں بھی اپنا نقطۂ نظر واضح فرمائیں اسلام کے بارہ میں ہمیں کسی احساس کمتری کا ہرگز ہرگز شکار نہیں ہونا چاہیئے ۔ بلکہ اسلام کی توضیح وتشریح اور تعبیر و تبیین میں سر اونچا کر کے غیر مسلم اقوام کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنا چاہیے ۔ ماڈرن اور رجعت پسند کی تقسیم ہمارے نزدیک ایک ناروا جسارت کی حیثیت رکھتی ہے آپ ایسے راسخ العقیدہ شخصیت سے اس کا اظہار شدید روحانی صدمہ سے کم نہیں ۔

جناب صدر ! آپ نے اپنی ١٢ ؍ جنوری کی ریڈیائی تقریر میں ان ممبران صوبائی اور مرکزی اسمبلی کے بارہ میں فرمایا کہ احتساب کے عنوان سے ہمارے مقرر کردہ ٹربیونل نے جن ممبران کو سات سال کے لیے نا اہل قرار دیا تھا ۔ وہ اب بارہ سال کے لیے نا اہل قرار دیئے جاتے ہیں البتہ جو ممبران صدر صاحب سے رابطہ قائم کر کے اپنی سیاسی سمت درست کر لیں تو ان کے بارہ میں ترمیم و تنسیخ کی جا سکتی ہے ۔

صدر صاحب ! یہ فلسفہ ہماری سمجھ سے باہر ہے کہ وہ ممبران اتنے مجرم ہیں کہ ان کی نا اہلی کی سزا میں پانچ سال کا اضافہ کر دیا گیا ۔ لیکن معاً بعد اگر وہ سیاسی رخ بدل لیں اور اپنے کو صدر سے ہم آہنگ کر لیں تو وہ نا اہلی کے جرم سے بری ہیں یہ لینے دینے کے متضاد پیمانے ہماری سمجھ سے بالا ہیں ۔ ہم حیرت زدہ ہیں کہ وہ بہت بڑے مجرم بھی ہیں اور ان کی صفائی کے سرٹیفکیٹ بھی دیئے جاتے ہیں ۔ آپ نے ان کو معافی دینے سے احتسابی عدالتوں سے عوامی اعتماد کے اٹھ جانے کا اندیشہ ہے ۔ یہ بھی حقیقت ہے ہماری یہ احتسابی عدالت ، ٹربیونل کی شکل میں ایک عرصہ تک سابقہ حکمران پارٹی کے سیاسی ریشہ دوانیوں کے مرتکب سیاسی مجرموں کا احتساب کرتی رہی اور ٹربیونل کے فاضل ارکان اپنی دیانتدارانہ قانونی نقطہ نگاہ سے ان کو سیاسی نا اہل قرار دیتے رہے ۔ اب وہ یکایک پوّتر کیسے ہو گئے ۔ یا یہ احتساب کے نام پر ایک انتخابی جذبے کا اظہار تھا ۔ کچھ دن بعد ملکی مصالح کے نام پر جن کو بارہ سال کے لیے نا اہل قرار دیا گیا تھا ۔ ان سے سب پابندیاں اٹھائی گئیں ان کے تمام سیاسی جرم ، سیاسی ریشہ دوانیاں اور غلط کاریاں بہ یک جنبش قلم ختم کر دی گئیں ۔ یہی لوگ جب سابق حکمران پارٹی میں تھے تو سیاسی ناپاک گردانے گئے اور جب آپ نے ان کو مجلس شوریٰ کی رکنیت سے نوازا یا وہ موجودہ حالات میں آپ کے ہم خیال ہو گئے ، تو وہ پوتر قرار دیئے گئے ۔ یہ بات ابھی تک ہماری سمجھ میں نہیں آئی کہ ایک طرف آپ مجرموں کو معافی دے رہے ہیں دوسری طرف ملک میں جمہوریت کی بحالی چاہنے والوں کو گرفتار کیا جا رہا ہے ۔ اور انہیں ضلع بدر اور صوبہ بدر کیا جا رہا ہے ۔

کم از کم ملک کے خوشگوار مستقبل کے لیے ایسی صورتِ حال خوش آئند نہیں ۔

ہمیں مؤثق ذرائع سے یہ معلوم کرکے بڑی مسرت ہوئی کہ میاں محمد یوسف سجاد صاحب ایم اے اور شیخ الحدیث مولانا محمد علی صاحب جانباز کی نگرانی، سرپرستی بلکہ اشتراک و تعاون سے موجودہ علماء اہلحدیث کے حالات قلمبند فرما رہے ہیں۔ یہ ایک وقت کا تقاضا اور حالاتِ حاضرہ کی نہایت اہم ضرورت تھی۔ اللہ تعالےٰ ہمارے ان دو منجھے ہوئے باذوق اہل علم کو یہ عظیم علمی کارنامہ پایہ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق عطاء فرمائے۔ ہم اس موقع پر ان کی اس علمی تحریک کے آغاز پر جہاں ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہیں۔ وہاں یہ بھی عرض کریں گے کہ اس میں صرف علماء ہی نہیں بلکہ اہلحدیث کے دانشور سیاسی ورکر، سیاسی قائدین، وکلاء، شعراء، صحافی ادیب، ملازمین اور صوفیائے کرام یعنی اہل اللہ حضرات کو بھی شامل کریں۔ تاکہ یہ ایک تاریخی اور مکمل دستاویز بن سکے۔

(محمد اسلم سیف)

درخواست دُعا صحت

احباب جماعت اخبارات میں یہ خبر پڑھ چکے ہیں کہ امام العصر حضرت مولانا حافظ محمد محدث گوندلوی مدظلہ العالی، ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ جانے کی وجہ سے ان دنوں ہڈی وارڈ نمبر میو ہسپتال لاہور میں زیرِ علاج ہیں۔ جملہ قارئین کرام سے درخواست ہے کہ حضرت محدث گوندلوی مدظلہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لیے اپنی مخلصانہ دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں۔

(ادارہ)